۳۷۹

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر
BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۴؁ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد | Reg No. L. [illegible] | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید — للعہ پیشگی چار روپے

جلد ۱۰ | مورخہ ۳ ذیقعد ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ - اکتوبر ۱۹۱۱ء مطابق ۱۰ - کاتک سمت ۱۹۶۸ | نمبر ۵۰

بھائیو اگر قادیاں آؤ گے تم — ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ — نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچّے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا - بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت - فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا - اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کرکے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے منہ نہ پھیرے گا - بلکہ قدم آگے بڑھائے گا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ✦

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است — منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست — منکرِ آں موردِ لعنِ خداست
معجزاتِ انبیاءِ سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزدِ ما کفر است و خسرانِ تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ ۴؁ مع ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی - البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں اُن کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے - تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے - تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر قادیان - ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ✦

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ - و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۲ بار
آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا - اور دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۲ بار - ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اسکے بعد آپ اور حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے - حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھا دیتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سُننے اور اُس پر عمل کرنیکی کوشش کرونگا اور اشاعتِ اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کوشاں رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا - اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم کرنے میں سعی کرونگا ✦

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر - پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

دلِ مرحوم کے آخری کلمات

خروش

بُتانِ ماہ رو سے دل لگانا بیوقوفی ہے
یگانہ ہو کے بیگانہ۔ پرایا بن کے اپنا ہو
نہیں کچھ امتیازِ ما و تو شہرِ محبت میں
مُسلمان نام رکھوا کر مری مہدی کا دشمن ہے
عمل قرآن پر کیسا کیا یہ پوچھا جائیگا

فقط اللہ کا ہو جانا یہی تو فیلسوفی ہے
اسے مت مونھ لگا و چھوڑ دو بدبخت کوفی ہے
برابر اس جگہ پر مفتی و قاضی و صوفی ہے
یہی تو جاہلیت ہے یہی تو بیوقوفی ہے
نہ کام آئی وہاں ... تفسیرِ رازی و رومی ہے

بھروسہ نسل انسان پر نہ کرنا پھر کبھی اکمل
کہ صرف اک ذاتِ محبوب ازل عہدوں کی موفی ہے

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں اور درس تدریس کے کام میں حسب معمول مصروف ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اہل بیت میں خیریت ہے۔ حضرت ام المؤمنین چندروز کے واسطے امرتسر۔ لودیانہ تشریف لے گئی ہیں۔ برادر میاں میر محمد اسحٰق کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالے مبارک کرے۔ حضرت میاں صاحب خواجہ کمال الدین صاحب کے برادرزادہ کی شادی کی تقریب پر لاہور تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب مولوی صدر الدین صاحب۔ عزیز عبد الحی و عرب عبد المحیی صاحب بھی اسی تقریب پر لاہور تشریف لے گئے۔ عاجز بھی ان بزرگوں کے ہمرکاب تھا مگر اخبار کو وقت پر نکالنے کی خاطر ایک دن پہلے چلا آیا تھا۔ اس ہفتہ منشی عبد الرشید خان صاحب ایٹہ سے و منشی احمد دین صاحب گوجرانوالہ سے و دیگر احباب یہاں تشریف فرما ہوئے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے صاحبزادگان بھی ابتدائی تعلیم اپنے پرائیویٹ مدرسہ میں پوری کر کے اب مدرسہ تعلیم الاسلام میں داخل ہو کر باقاعدہ درسی تعلیم حاصل کرنے لگے ہیں۔

مُبارک مولود مسعود

حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ ایک طالب علم نے تاریخ ولادت پر ایک رُباعی لکھی ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ مولوی صاحب کو بہت عرصہ پہلے خواب میں یہ خبر دیگئی تھی کہ ۱۸۔ اکتوبر کو تیرے گھر لڑکا پیدا ہو گا سو ایسا ہی ہوا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے مولود مسعود کو نیکی اور تندرستی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ مولانا سرور کے گھر میں ٭ خدا نے فضل سے اک لڑکا بخشا
ہوئی جب فکر تاریخ ولادت ٭ غیاث الدین شہ طالب نے لکھا
۱۹۱۱ء

احمد بخش طالب۔ طالب علم مدرسہ احمدیہ ساکن رنمل۔ (گجرات) ۱۹۔ اکتوبر ۱۱ء

شادی مبارک

خواجہ کمال الدین صاحب کے بڑے بھائی خواجہ جمال الدین صاحب احمدی انسپکٹر مدارس ریاست جموں کے فرزند ارجمند خواجہ جلال الدین کا نکاح جناب حاجی شمس الدین صاحب سکریٹری انجمن حمائت الاسلام کی دختر نیک اختر کے ساتھ بعوض مہر مبلغ تین ہزار روپے ۲۲۔ اکتوبر کو لاہور میں ہوا برات میں علاوہ احمدی جماعت لاہور شہر کے بہت سے معزز روسار شامل تھے۔ اس نکاح میں ایک طرف خواجگان کا خاندان سلسلہ احمدیہ کے مشہور ممبروں کا تھا اور دوسری طرف پنجاب کی اسلامی نامور انجمن حمایت اسلام کے سکرٹری تھے اسواسطے طرفین کے دینداری کے سلسلوں کے ساتھ خاص تعلق رکھنے کے سبب کسی بدعت اور ناجائز رسم کا اظہار نہیں ہوا نہایت سادگی سے برات گئی۔ محلہ کے مولوی صاحب نے ایجاب قبول کرایا۔ حضرت خواجہ صاحب نے آیات قرآنی پڑھ کر عورت مرد کے حقوق بیان کئے۔ اور مسلمانوں کی شادیوں میں جو بدرسومات گھس آئی ہیں ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو سمجھایا اور ان کے کان کھول دیئے۔ کہ اس معاملہ میں تم لوگ بالکل ہندو بن گئے ہو اور اسلامی شعار تمہارے اندر نہیں رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے اس تعلق کو جانبین کے واسطے موجب برکات دینی اور دنیوی کا کرے

اس تقریب پر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین **محمود احمد** صاحب کی دو تقریریں جناب خواجہ صاحب کی تحریک پر لاہور میں ہوئیں۔ پہلی ۲۲ر کی صبح کو ہوئی۔ جب کہ تمام براتی جمع تھے میاں صاحب موصوف نے سورہ والعصر پڑھ کر دکھایا کہ اسوقت کے مسلمانوں کی حالت خسر یعنے ٹوٹے اور زیان میں ہے۔ مسلمان اپنے دین اور دنیا میں ایسی پستی میں گرے چلے جاتے ہیں کہ انہیں مسلمانی نظر نہیں آتی۔ خدا تعالیٰ نے ایمان اور عمل صالح کا گر بتلایا ہے۔ کہ اگر اس پر چلو۔ تو ہی کامیاب ہر معاملہ میں پھر تم کو حاصل ہو جاوین۔ دیکھو تاجر کے حساب میں اگر ایک پائی کی کمی ہو۔ تو وہ رات بھر اس کی تلاش میں گزار دیتا ہے اور اُسے صبر نہیں آتا کہ جب تک کہ اُسے پا لے مگر مسلمانوں کے ہاتھوں سے آئے دن سلطنتیں جا رہی ہیں اور ان کو پرواہ نہیں۔ خدا ظالم نہیں ہے۔ مگر یہ لوگ خدا کو ظالم سمجھتے ہیں۔ عمل فاجروں کے کرتے ہیں اور بدلہ مومنوں کا سا چاہتے ہیں۔ جب انسان خود ہی روشنی کو بجھاتا ہے۔ تو پھر ضرور ٹھوکریں کھاتا ہے۔ وہ روشنی قرآن ہے وہ حقیقی اسلام ہے اُسے حاصل کرنے کی خدا تمہیں توفیق دے۔ سامعین اس وعظ سے بہت محظوظ ہوئے دوسری تقریر ۲۳ر کی شام کو مسجد احمدیہ میں ہوئی۔

۲۲ر کی صبح کو جب سورج کو کسوف ہوا تو میں لاہور میں تھا مسجد احمدیہ میں وقت کسوف نماز باجماعت ادا کی گئی۔

جماعت کی پابندی

گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت میاں صاحب نے ان لوگوں کو جو نماز باجماعت سے غافل ہیں۔ ہوشیار کرنے کی کوشش فرمائی۔ فرمایا قرآن شریف میں تو نماز باجماعت کا حکم ہے۔ جو لوگ مسجد میں نہیں آتے۔ ان پر تو یہ حسن ظن بھی مشکل ہے۔ کہ وہ نماز پڑھتے ہوں

لطیفہ

میاں نبی بخش صاحب احمدی لاہوری ملازم شملہ ایک بڑے مولوی صاحب کی مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ قرآن شریف میں جو لفظ یا عیسیٰ اِنِّی متوفیك ورافعك کا آیا ہے۔ اس میں ایک صرف نحو کے قاعدہ کے مطابق لفظ عیسیٰ سے مراد رُوح بمعہ جسم عنصری خاکی ہے۔ میاں صاحب نے کہا ایسا ہی سہی۔ ہم تو صرف نحو جانتے نہیں۔ مگر جہاں شب معراج میں لفظ ابراہیم داؤد و موسے آتے ہیں۔ وہاں کیا مراد ہے۔ مولوی صاحب شرمندہ ہوگئے۔

ضمیمہ درس قرآن شریف

چودہری نصر اللہ خان صاحب۔ مکرمی مرزا نیاز بیگ صاحب۔ بابو الٰہی بخش صاحب۔ میاں غلام محی الدین میاں فیروز الدین صاحب اور دیگر بہت سے احباب کے مشورہ کے بعد یہ قرار پایا ہے کہ پہلے آخری پاروں کا درس لکھا جائے جو انشاء اللہ اگلے اخبار سے شروع کیا جاویگا۔

جنازہ غائب

شیخ محمد جان صاحب وزیرآبادی اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) منشی عبد العزیز صاحب محاسب بخشی خانہ نابھہ سٹیٹ اپنی اہلیہ مرحومہ کے واسطے احباب سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں ٭

کلام مسیح موعود

اپریل ۱۹۰۳ء میں محمد شاہ تونسوی نے حضرت مسیح موعود سے وطن جانے کی اجازت چاہی اور اہلِ وطن غیر احمدیوں کی شرارتوں کا ذکر کیا۔ جس کے جواب میں حضرت نے فرمایا +

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انسان جب سچے دل سے خدا کا ہو کر اس کی راہ اختیار کرتا ہے تو خود اللہ تعالےٰ اُس کو ہر ایک بلا سے بچاتا ہے اور کوئی شریر اپنی شرارت سے اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا کیونکہ اس کے ساتھ خدا تعالےٰ ہوتا ہے سو چاہیئے کہ ہمیشہ خدا تعالےٰ کو یاد رکھو اور اُس کی پناہ ڈھونڈو۔ اور نیکی اور راستبازی میں ترقی کرو اور اجازت ہے کہ اپنے گھر چلے جاؤ۔ اور اس راہ کو جو سکھلایا گیا ہے فراموش مت کرو کہ زندگی دنیا کی ناپائیدار اور موت درپیش ہے۔ اور میں انشاء اللہ دُعا کرونگا۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ - یکم اپریل ۱۹۰۳ء +

کلامِ امیر

آنحضرت کی شان

فرمایا۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند روز تک ایک علیحدہ کمرہ میں قیام کیا تھا۔ حضرت عمرؓ وہاں تشریف لے گئے اور آنحضرتؐ سے اجازت حاصل کرکے حجرہ کے اندر گئے۔ دیکھا۔ کہ آپ کے کمرے میں صرف ایک بوریا بچھا ہے جس پر آپ لیٹے ہوئے ہیں اور بوریا کے نشان آپ کے بدن مبارک پر لگ گئے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ کی یہ حالت ہے۔ حالانکہ کفار۔ قیصر و کسرےٰ کیسے شاندار مکانوں میں رہتے ہیں۔ اور ان کے مکانات میں کیسا اسباب ہوتا ہے۔ آپ اُٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ عمر۔ تو قیصر و کسرےٰ کا ذکر کرتا ہے۔ وُہی قیصر و کسرےٰ جنکو تو فتح کرے گا۔ اور انکے ملک پر حکومت کرے گا +

فرمایا۔ ظاہری بڑائی اور دولت کچھ شے نہیں۔ دیکھو آنحضرت کی وہ شان تھی۔ کہ ان کا ایک خلیفہ عمرؓ قیصر و کسرےٰ پر حکمران ہوا۔ پھر قیصر و کسرےٰ کی آپ کے سامنے کیا حقیقت تھی۔ مگر ظاہری عیش و آرام کے آپ خواہشمند نہ تھے اور نہ اُس طرف کبھی متوجہ ہوتے +

صحیح تاریخ کہاں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے مولوی ابو سعید عربی صاحب کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا :۔

پیارے کیا کیا القاب والے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ۔ تاریخوں یونیورسٹی اور تفسیر کے متعلق پہنچا۔ بہت علیل ہوں۔

تاریخ صحیح کون لکھے :۔

خارجی لکھے۔ تو اہلِ بیت میں کوئی خوبی بتا سکے گا؟ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما میں کوئی کمزوری ظاہر کر سکے گا۔ شیعہ لکھے۔ تو وہ جناب ابوبکر و عمر اور اُنکی جماعت کی کوئی بھلائی ظاہر کرے گا۔ اور ظلموں کے لکھنے میں دریغ کرے گا۔ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی کوئی کمزوری ظاہر کر سکے گا۔ مسیحی لوگ لکھ سکینگے وہ اپنے خدا صاحب کی سی سالہ زندگی پر کوئی یقینی روشنی نہیں ڈال سکے +

ہمارے نبی کریم کے حالات میں جو جو ظلم کئے ہیں وہ ہم سے مخفی۔ سر ولیم میور آپ کو ابراہیم کی نسل نہیں مان سکا۔ نیچری لکھینگے۔ تو نبی کریم کی ان آیات کو جو تیرہ سو برس سے مورخ لکھتے آتے ہیں ان تمام پر پانی نہ پھیرینگے آپ کے وکیل نے قرآن کریم کی وہ تاریخ لکھی ہے کہ الامان الاماں دجال کے کان کاٹ دیئے ہیں +

آجکل ہندو لکھیں۔ ایک ہندو لکھتا ہے راجپوت وہ قوم ہے جس نے عمر و عثمان کو عبد الملک کو اپنی تلواروں سے قتل کیا۔ ایک شیعہ مورخ لکھتے ہیں :۔

(در جمل چوں معاویہ بگریخت)

سنی لکھے جو نہ ابوبکرؓ و عمرؓ کی کمزوری لکھ سکے نہ علی وحسین کی رضی اللہ تعالےٰ عنہم +

مسٹر امیر علی صاحب بالقابہ نے حضرت نبی کریم کی سوانح عمری لکھی ہے ایک عالم بھلے مانس سے زیادہ نبی کو دکھا نہیں سکے اور ایک مولد خوان لکھتے ہیں جو زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں اب معتبر و غیر معتبر فیصلہ کون کرے +

مولوی حافظ آنریری سکرٹری کون کون بالقابہ و آدابہ اسکے آگے مولویوں (جنمیں نور الدین بھی ہے) مشائخ و مدارس کے چندہ مانگنے والوںکے نام رکھو اور عرض کرو حضور ان کی تاریخ لکھدیں تو آپ کو اشتہار کے الفاظ تو یاد ہونگے۔ جو اس گروہ کے متعلق ارشاد فرمائے گئے تھے پھر کیا لکھینگے۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ مرکر جواب ضرور دینا ہے +

چاہے کوئی مانے یا نہ مانے۔

شبلی صاحب کو معلوم ہوگا کہ قرطبہ و بغداد کی یونیورسٹی میں کیا تھا۔ اور لوگ کیسے بنکر اسے نکلے۔ مینے جس قوم سے دین سیکھا ہے انکے چند نام عرض ہیں :۔

اوّل محمد رسول اللہ فداہ نفسی وابی وامی

دوم امام مالک و امام اعظم۔ سوم امام بخاری و مسلم۔ چہارم السید عبد القادر۔ شیخ شہاب الدین سہروردی۔ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی۔ خواجہ سلیمان تونسوی۔ پنجم۔ محمد اسمٰعیل۔ محمد اسحٰق۔ عبد العزیز۔ ولی اللہ۔ یہ سب دہلوی ہیں۔ ششم۔ ابن تیمیہ۔ ابن قیم۔ مجدد فیروزآبادی سیبویہ۔ ہفتم۔ ابن عربی۔ ہشتم قادیانی صاحب +

ان میں سے ایک بھی بغداد و قرطبہ کی یونیورسٹی کا ڈگری یافتہ نہیں +

میں خود آپ کی یونیورسٹی کا حامی ہوں۔ مگر مجھے پہلے دو کا علم نہیں۔ ہاں یہ یقین ہے کہ میرے معلموں میں وہاں کا کوئی نہیں۔ جناب کے معلم بھی اگر میں غلطی نہیں کرتا اس یونیورسٹی کا کوئی نہیں۔ ہاں مجھے دو تو یونیورسٹیوں کا علم نہیں۔ صرف نیچریوں سے سُنا ہے تاریخ کی جو قدر میرے دل میں ہے وہ سابق عرض کر چکا ہوں کوئی شخص تاریخ کے معنے وسیع کرلے تو اس کی اصطلاح سے مجھے انکار نہیں +

شوکانی یمنی کا نام اور مولوی روم صاحب کا نام میں بھول گیا۔ انسے بھی مستفید ہوں والحمد للہ الکریم

آپ کو دو عربی خطوط بہت سے اور آئینگے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان خطوط کو مبارک کرے۔ آمین + مبارک۔ مبارک۔ مبارک۔ لاکھ لاکھ مبارک۔۔

۔۔۔۔ جہاں آپ کو عربی پڑھنے کی بار بار ترغیب دیجئے۔ ہاں سنّی مسلمان کہتے ہیں کہ مغازی موسیٰ میں عقبہ اور واقدی عمدہ ہیں اور طبقات میں طبقات کاتب واقدی عام تاریخ میں البدایۃ والنہایۃ ابن کثیر اور دول الاسلام ذہبی۔ مقدمہ تاریخ ابن خلدون۔

شیعہ کا اعتقاد ہے ناسخ التواریخ عمدہ ہے۔

مجھے تو میرے ائمہ نے سکھایا ہے کہ تاریخی کتابوں پر اپنے عقائد اور فروعات فقہ کی بنا مت رکھو۔

مجھے تو ابتک واقعات جمل و صفین اور آیۃ کریمہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی تطبیق عمدہ طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ آہ۔ کیسا ناقص علم ہے کاش یونیورسٹی کا کوئی ملجاتا۔ مجھے آب حیات محمد حسین آزاد اردو میں پسند تھی۔ مگر شبلی صاحب نے اپنی ایک کتاب میں لکھدیا ہے یہ رافضی علامہ شوستری کا بدلہ لیتا ہے +

خاکسار بچپن سے سنتا چلا آیا۔ کہ امیر تیمور نادر بڑے ظالم تھے اور جہانگیر نورجہاں کا عاشق زار وسکیر و خمیر تھا +

حجاج نے کعبہ جلایا۔ اور اب میں امیر تیمور کو نادر شاہ کو جہانگیر کو بڑی محبت سے دیکھتا ہوں۔ رحمہم اللہ کہتا ہوں۔ یقین کرتا ہوں کہ حجاج کے ہاتھوں بیت اللہ نہیں جلا +

ابو الفضل۔ فیضی مجھے پیارے ہیں گو آپ کہہ دینگے کہ آخر آپ کو تاریخوں سے پتہ لگا اور ان سے فائدہ پہنچا۔ نہیں پیارے۔ ہرگز نہیں۔ اور ذرائع محبت کے ہوئے اور۔ حرق کعبہ کے اور ہوئے۔ طبیعت علیل ہے آپ کو کاموں سے فرصت کہاں۔ خط اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ والسلام۔ نورالدین۔ ۲۔ اگست ۱۱ء

قرآن شریف میں قصے نہیں

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کہانیاں نہیں ہیں۔ کہ لوگوں کے دل بہلانے کے واسطے قصے لکھدیئے گئے ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور نیک لوگوں کے حالات اس واسطے بیان کر دیئے ہیں۔ کہ سننے والے ویسے ہی نیک اعمال کرکے بڑے بڑے درجات پاویں۔ اللہ تعالیٰ اسی واسطے ایسے بیانات کے اخیر میں فرماتا ہے وکذٰلک نجزی المحسنین۔ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی اجر دیتا ہے۔ اور بروں کے حالات عبرت کے واسطے بیان کئے جاتے ہیں +

رات کو دیر تک جاگنا

فرمایا۔ یہ انگریزی خوانی سے مرض طلباء میں پیدا ہوتا ہے کہ رات کو دیر تک جاگتے رہتے ہیں۔ مٹی کا بدبودار تیل استعمال کرتے ہیں۔ باریک ٹائپ پڑھتے ہیں۔ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں۔ لڑکپن میں عینکیں لگانی پڑجاتی ہیں۔ دل ضعیف ہو جاتے ہیں۔ معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ تمام اعضاء میں سستی آجاتی ہے۔ قسم قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ انبیاء ایسا نہ کرتے تھے بلکہ وہ رات کو وقت پر سوتے تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد بہت بولنا خلاف سنت ہے۔ صبح سویرے اٹھنا چاہئیے اس سے صحت اچھی رہتی ہے +

مولویوں کے جواب

فرمایا۔ عام مولوی تو اپنے بالمقابل کو یہ جواب دیا کرتے ہیں کہ اسے آتا ہی کیا ہے۔ جو ہم اسکا جواب دیں اور اس کے ساتھ شیعہ مولوی ایک اور بات بڑھایا کرتے ہیں کہ یہ صحیح النسب سید نہیں ہے +

جس نے تمہیں لڑکی دی۔ اُسکی عزت کرو

فرمایا۔ بڑے غضب کی بات ہے اور گرے ہوئے اخلاق کا نمونہ ہے کہ ہمارے ملک میں خسر اور ساس کے لفظ کو لوگ گالی کے موقعہ پر استعمال کرتے ہیں یہ بہت بڑی بے انصافی ہے۔ جس نے تمہیں بیٹی دی وہ تمہارا باپ ہے اُسکی عزت کرو۔ لوگ چاہتے ہیں کہ جسکی لڑکی لیں۔ اُس کا گھر بھی لُوٹ لائیں۔ یہ بات انبیاء کے طریق کے خلاف ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰ نے آٹھ سال خدمت کرکے بیوی حاصل کی۔ حضرت یعقوب نے چودہ سال خدمت کی تھی۔ عورتوں پر رحم کرو۔ اور انکے حقوق کی حفاظت کرو۔ اس ملک میں عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا ہے۔ بعض لوگ نہ طلاق دیتے ہیں نہ آباد کرتے ہیں۔ ایسے شریر لوگوں کی کچھ پرواہ نہیں کرنی چاہئیے اور جہاں طاقت ہو لڑکی کا نکاح اور جگہ کر دینا چاہئیے گورنمنٹ میں درخواست دیجائے تو منصف مزاج حاکم بھی اجازت دے دیگا +

المفتی

۳۳۴

رمضان میں قرآن شریف کس وقت سُنایا جائے

سوال مفتی صاحب کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ مسجد اقصےٰ میں سحری کے وقت قرآن شریف سُنایا جاتا ہے۔ قرآن پاک جسوقت سُنایا جائے بہتر ہے اور بالخصوص صبح کا وقت پچھلا حصہ شب کا بہت ہی مناسب ہے۔ لیکن یہاں ایک صاحب نے یہ دریافت کیا کہ کیا تراویح کے قائمقام یہ نماز ہے اگر ایسا ہے تو معمول کے خلاف کیوں ہے +

جواب۔ فرمایا۔ تین روز میں نبی کریم نے تہجد میں قرآن سُنایا ہے۔ اور ابی ابن کعب نے مسجد نبوی میں عشاء کے بعد قرآن سُنایا ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ دونوں تعامل کے کس طرح خلاف ہوئے۔ ہر دو وقت جائز ہے۔ ۸ رکعت یا ۲۰ رکعت ہر دو جائز ہے +

دعا مدد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک طالب علم سمی عبدالحق اپنے والد صاحب کے لئے جو عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ درخواست دُعا کرتا ہے جن کا نام مولوی سلطان حامد ساکن قتال پور ضلع ملتان کے ہیں۔ امید ہے کہ تمام برادران تحریر کے دیکھتے ہی خدائے عزوجل کی درگاہ میں زار زار رو کر دعا کرینگے۔ والسلام +

دعا مدد

مولوی محمد عبدالعزیز صاحب کوہاٹ سے درخواست دُعا برائے فرزند نرینہ کرتے ہیں +

درخواست جنازہ

برائے شیخ الہ بخش صاحب گجراتی۔ میاں رحیم بخش صاحب الہ آبادی +

نمبر لکھیں

خریداروں کو چاہیئے کہ اپنا نمبر خریداری ہر خط میں لکھا کریں۔ جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے +

جلد ختم

اس نمبر کے ساتھ اخبار کا دسواں جلد ختم ہوتا ہے۔ ۲۔ نومبر سے نیا سال شروع ہوتا ہے +

ایڈیٹوریل نوٹس

ہر شخص فقیہ نہیں بن سکتا

احباب اُس فرقہ کے خیالات سے واقف ہیں جو اپنے آپ کو اہل الذکر والقرآن کہتے ہیں۔ اور عوام میں چکڑالوی کے نام سے مشہور ہیں (بشرطیکہ اُسے فرقہ کہنا جائز ہے۔ کیونکہ وہ کسی باضابطہ جماعت کا نام نہیں۔ بلکہ چند پراگندہ آدمی اور وہ بھی آپس میں مختلف خیالات رکھنے والے ہیں) یہ لوگ ایک صاحب مولوی عبداللہ نامی کے سپرد ہیں جو کہ کسی گاؤں چکڑالہ نام کے رہنے والے ہیں۔ یہ نام انہوں نے بطور امتیاز کے اپنے واسطے مقرر کیا ہے۔ کیونکہ وہ حدیث کو نہیں مانتے اور جس طرح حدیث کو ماننے والے اہل فقہ کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہتے ہیں۔ اہلِ حدیث کے نزدیک حدیث فقہ کی محتاج نہیں۔ اور اہلِ قرآن کے نزدیک قرآن حدیث کا محتاج نہیں۔ ممکن ہے کہ اس سے بھی آگے ترقی کر کے ایک فرقہ اہل اللہ کا نکلے جو کہے کہ اللہ قرآن کا محتاج نہیں۔ دراصل یہ ایک منطقی مغالطہ ہے جس کے گرداب میں یہ لوگ غلطان و پیچان ہیں۔ نہ خدا محتاج ہے نہ قرآن نہ حدیث نہ فقہ۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ بیچارہ انسان محتاج ہے۔ اور محتاج ہے سب کا۔ روشنی کا ہوا کا۔ پانی کا۔ روٹی کا۔ زمین کا۔ ہم جلیس کا۔ لباس کا مکان کا۔ ہزاروں احتیاجیں جسمانی اُس کو لگی ہوئی ہیں۔ اور ایسی ہی ہزاروں احتیاجیں روحانی اُس کے شاملِ حال ہیں۔ اُس کی رُوح میں محبت الٰہی کا ایک خاصہ رکھا گیا ہے۔ جو اُسے آرام نہیں کرنے دیتا۔ وہ معشوق حقیقی تک پہنچنے کے واسطے چاروں طرف ہاتھ پاؤں مارتا ہے جو وہاں پہنچ گئے۔ اُن سے خبر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور جو کچھ وہ بتلائیں اور جن اصول پر وہ چلائیں ان پر عملدرآمد کرنا اپنے منزلِ مقصود کو پالینے کا ذریعہ یقین کرتا ہے +

جو خدا کا طالب ہے۔ وہ اہل اللہ میں سے ہے جو خدا کا طالب ہے وہ خدا کی کتاب سے ہدایت پانے کا محتاج ہے۔ جو خدا کا طالب ہے۔ وہ خدا کی کتاب لانے والے اول المسلمین کے طرزِ عمل کے سیکھ لینے کا محتاج ہے۔ جو خدا کا طالب ہے وہ اس طرزِ عمل کے متعلق عاملِ اول کی گفتگو سننے کا عاشق ہے۔ اور جو خدا کا طالب ہے۔ وہ بعد کے عاملین اور غوض و فکر کرنے والوں کے نتائجِ تدبر سے فائدہ اُٹھانا اپنا فرض جانتا ہے۔ پس سچ پوچھو۔ تو اہل اللہ۔ اہل قرآن۔ اہل سنت۔ اہلِ حدیث۔ اہلِ فقہ سب ایک ہی آدمی کے نام ہیں۔ جو خدا کی طرف جُھکتا ہے۔ اُس کی پاک کلام کو پڑھتا ہے۔ اُس پر عملدرآمد کرتا ہے۔ عملدرآمد کے مطابق جو کچھ بیان کیا گیا ہے اُس سے پیار کرتا ہے۔ اور عاملین کے غور و فکر سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ آج دنیا کی گورنمنٹ ایک قانون بناتی ہے۔ تو بیسیوں لوگ اُس کی شرحیں لکھتے ہیں۔ اور وہ سب وکلاء اور قانون پیشہ لوگ بڑے غور سے پڑھتے اور ان سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ تو خدا کی پاک کتاب کے متعلق جو کچھ اُس کے معلّم اوّل نے تعلیم کی۔ یا خود کر کے دکھایا۔ یا بعد کے علماء نے اُس سے فقاہت پیدا کی وہ کیوں قابلِ قدر نہیں۔ مناظرہ کا یہ بہت ہی برا طریق ہے جو بعض لوگوں نے اختیار کیا ہے۔ کہ باہمی تنازعات کے سبب ایک امر پر اتنا زور دیتے ہیں کہ غلو کی مد کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ مومن کا یہ کام ہے کہ حق بات کو ہر جگہ سے اختیار کرلے +

کوئی شخص اپنا کچھ ہی نام رکھ لے اُس کا اختیار ہے۔ اور دوسروں کے لئے لازم ہے کہ اُسے اُسکے رکھے نام سے پکارے۔ ہمیں اس بات سے کوئی تعلق نہیں کہ کوئی شخص اپنے آپ کو اہلِ فقہ یا اہلحدیث یا اہلِ قرآن۔ یا اہلِ رسول۔ یا اہل اللہ کہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ ایک حقیقی مومن اِن باتوں میں سے کسی کو بھی ترک نہیں کر سکتا +

اہلِ قرآن اپنے عقائد کی اشاعت کے واسطے مباحثات اور مناظرات کی بھی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اپنے مرکزی مقام لاہور سے باہر بھی گاہے گاہے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس خیال کے چند آدمی جن میں ایک شیخ محمد چٹو اور ایک کوئی بغدادی مولوی بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں یہاں بھی تشریف فرما ہوئے تھے اور حضرت صاحب سے یہ سوال کیا تھا۔ کہ ہم کو صرف قرآن شریف کی آیات سے ثابت کر دیں کہ آپ نبی ہیں۔ اور مسیح موعود ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ میں کوئی نیا مدعی نہیں۔ مجھ سے قبل لاکھوں نبی گزرے۔ ان میں سے بہتوں کے نام نہیں معلوم ہیں۔ اور تم ان کی نبوت کے قائل ہو۔ آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسےٰ۔ داؤد۔ عیسےٰ۔ محمد صلوٰۃ اللہ علیہم والسلام والبرکات۔ تم ان میں سے کسی ایک کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف سے پیش کرو۔ جس طرز سے تم ان کی نبوت کو ثابت کرو گے۔ اسی طرز پر میں بھی اپنے دعوے کا ثبوت دیدوں گا۔ سوال کرلینا تو آسان تھا۔ مگر اب اپنے سوال کو نبھانا مشکل ہو گیا۔ اہل قرآن کو سارا قرآن بھول گیا۔ یا آتا ہی نہ تھا۔ اتنی توفیق بھی نہ ہوئی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی صداقت میں ایک آیت پڑھ دیتے۔ حالانکہ سارا قرآن شریف آپ کی صداقت کے دلائل سے بھرا پڑا ہے۔ اہلِ قرآن کہلانا آسان ہے۔ مگر قرآن شریف انہیں لوگوں پر کھلتا ہے جو اُس سے سچی محبت رکھتے ہیں۔ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْن اور جو شخص اوّل المطہرین۔ پاکوں کے سردار کے حق میں گستاخ اور بیباک ہو۔ وہ قرآن کو کیا سمجھے گا۔ اور اس سے کیا حاصل کرے گا +

ایسا ہی سُنا گیا ہے کہ اہلِ قرآن نے ضلع جہلم میں جا کر کہیں سنیوں سے مباحثہ کیا ہے سنیوں نے اُن پر سوال کیا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے "اِنّ عدّۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شہراً فی کتاب اللہ یوم خلق السموات والارض منھا اربعۃ حرم" توبہ پارہ ۱۰۔ تمہارا دعوےٰ ہے کہ کلام اللہ کی آیات کی تفسیر صرف دیگر آیاتِ قرآنی سے کرنی چاہیئے اور بس۔ اب۔ فرمایئے کہ وہ بارہ ماہ کون سے ہیں۔ اور جن چار کی یہاں خصوصیت ہے وہ کونسے ہیں۔ اس کے جواب میں اہلِ قرآن سے کچھ نہ بن آئی۔ اور سنّی لوگ خوش ہیں کہ ہم جیت گئے۔ ایسا ہی۔ دیگر واقعہ ہے۔ ایک دفعہ اہلحدیث اور مقلدین کا مباحثہ ہوا تھا۔ مقلّدین نے سوال کیا۔ کہ جو نماز تم پڑھتے ہو اور جس طرح پڑھتے ہو۔ یہ حدیث سے دکھاؤ۔ اسوقت تو اہلحدیث سے کچھ جواب نہ بن پڑا تھا۔ گو بعد میں انہوں نے اس مضمون پر کتاب لکھی۔ اور حنفی لوگ خوش ہوئے کہ ہم جیت گئے۔ "یہ ہارنا اور جیتنا تو مباحثات میں لگا ہی رہتا ہے" مگر ہمارے خیال میں اِس طرزِ مباحثہ میں اور اس قسم کے سوال و جواب میں ہر دو فریق غلطی پر ہیں جو فقہ کو وہ عظمت دیتا ہے کہ اُسے حدیث سے بڑھ کر خیال کرتا ہے وہ بھی غلطی پر ہے اور جو حدیث کی جھوٹی محبت میں اُمت کے شاندار فقہا کی بے قدری کرتا ہے وہ بھی نادان ہے۔ حدیث میں سے صحیح اصول کے مطابق فقہ بنانا ہر شخص کا کام نہیں اور ایک فقیہ کی بات کے مقابلہ میں اگر ہم کو ایک حدیث صحیح مل گئی ہے تو ضرور ہے کہ ہم

حدیث کو مقدم رکھیں۔ ایسا ہی حدیث میں جو کچھ ہے وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام الٰہی کے مطابق اور اُس کے ماتحت اور اُسی میں سے اخذ کرکے بیان فرمایا ہے۔ لیکن اب ہر شخص کا کام نہیں کہ قرآن شریف میں سے ان آیات کو تلاش کرسکے جن سے وہ احادیث اخذ ہوتی ہیں۔ اور نہ اس وجہ سے ہم ان احادیث کو چھوڑ سکتے ہیں کہ ہمارے خیال میں وہ آیتہ ابھی تک نہیں آئی۔ جن سے وہ اخذ ہوسکے۔ ہاں کوئی حدیث صریح قرآن شریف کی کسی آیت کے خلاف ہو تو اُس کو ہم صحیح نہ مانیں گے۔ ان ہر دو جماعتوں نے آپس میں جھگڑا کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ فقہ حدیث پر حکم نہیں۔ اور حدیث قرآن پر حکم نہیں۔ لیکن قرآن شریف کو سمجھنے کے واسطے حدیث کو پڑھنا ضروری ہے اور قرآن حدیث کے احکام کو فقہاء نے جس طرح جمع کیا اور ترتیب دیا ہے اس سے فائدہ اُٹھانا ہمارے لئے لازمی ہے۔ یہی فیصلہ حضرت مسیح موعود کا ہے اور جو امور گذشتہ فقہاء سے نہ ملیں ان کے واسطے اس جماعت کے علماء کا فرض ہے کہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت مسائل کی تشریح کرتے رہیں +

اس واسطے ضروری ہے کہ اس جماعت میں فقیہ ہوتے رہیں۔ اور ہم اللہ کے فضل وکرم سے امید رکھتے ہیں کہ علماء کا وہ بزرگ گروہ جو حضرت مسیح موعود کی صحبت پاک سے مستفیض ہوچکا ہے۔ اور وہ خوش قسمت نوجوان جو حضرت خلیفۃ المسیح سے علوم دینی کے سبق حاصل کررہے ہیں۔ اور وہ نیک بخت بچے جو مدرسہ احمدیہ میں نیک اور لائق استاذہ کے ماتحت تعلیم وتربیت حاصل کررہے ہیں ان میں سے اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ہمیشہ لائق فقیہ پیدا ہوتے رہیں گے +

درس قرآن شریف کے ضمیمہ کے متعلق جو خطوط

ہمارے پاس ناظرین کی طرف سے آئے ہیں اُن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عام رائے یہ ہے کہ جو درس بدر کے ساتھ لکھا جارہا ہے۔ اور ۲۸ پارے تک چھپ چکا ہے اس کی تکمیل کرنے کی کوشش کی جائے۔ صرف دو پارے باقی ہیں۔ ان دو آخری پاروں کے نوٹ حضرت خلیفۃ المسیح کے پہلے درس کے سُنے ہوئے میرے پاس موجود ہیں۔ اور نیز بعض دیگر دوستوں کی نوٹ بکوں سے بھی مدد مل سکتی ہے۔ اسواسطے یہ بھی ارادہ کیا ہے کہ یہ نوٹ لکھ کر اور ترتیب دیکر حضرت خلیفۃ المسیح کو دکھلائے جائیں اور پھر اخبار کے ساتھ پہلے کی طرح ہفتہ وار شائع ہوتے رہیں۔ سو انشاء اللہ تعالےٰ ۲۔ نومبر کے پرچے کے ساتھ ضمیمہ درس شائع کیا جائے گا۔ اور اسی طرح برابر ہوتا رہے گا +

اس جگہ میں ان احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے حضرت صاحب کے دوبارہ درس شروع ہونے پر خوشی کے اظہار میں خطوط لکھے ہیں۔ وہ خطوط حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوئے اور حضرت صاحب نے اُن سب کو دُعا دی اور ان کے مبارکباد کہنے پر جزاکم اللہ الخیر فرمایا +

بالخصوص میاں فیروز الدین صاحب لاہوری کے خط کو بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔ اسواسطے بھی کہ اس خط میں احمدیان قادیان کو مخاطب کیا گیا ہے۔ جو شامل درس ہونے کی توفیق پاتے ہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم . . . نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قادیانی احمدی بھائیو تمہیں ہزار در ہزار مبارک - مبارک - مبارک

میرے پیارے ایڈیٹر حضرت مولانا و بالفضل اولانا جناب مفتی محمد صادق صاحب ایدکم اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اخبار بدر قادیان مورخہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء اسوقت میرے سامنے رکھا ہوا ہے۔ خبر مبارک کو اس حقیر نے اس خوشی سے پڑھا ہے کہ جسکا میں خود اندازہ نہیں لگاسکتا اس مبارک موقعہ پر جبکہ ہمارے امام وقت حضرت مرشدی ومولائی خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ الی یوم الدین نے پھر دوبارہ درس باقاعدہ مسجد اقصےٰ میں کرایا ہے۔ پیارو دُعا کرو کہ ہمیں اس سے نور حاصل کرنے کا خداوند کریم جلشانہ کافی موقع عطا فرمایا اور اپنی سیاہ باطن دلوں کو ضیا حاصل کرنیکی توفیق عطا فرمائی۔ اس مبارک موقعہ پر جسقدر شادمانی کیجاوے نا واجب ہوگی۔ اور جسقدر خداوند کریم جلشانہ کا شکریہ ادا کیا جاوے ہیچ ہوگا۔ بلکہ اسکی اس نعمت عظمیٰ کے عطیہ کے مقابل ہیچ ہوگا۔ پیارے ایڈیٹر اگر آپ اس شکریہ کے معاوضہ میں بجائے اس کے کہ آپ درس قرآن کی ایک ڈکشنری یا لغات کے رنگ میں چند الفاظ کے معنے چھاپ دیا کرتے ہیں۔ اگر اس خدا کے نور کی پوری روشنی سے ہمیں بھی کامل حصہ عطا فرمادیا کریں تو کیا ہی مبارک ہو۔ اس میں شک نہیں کہ آپ روزانہ درس کو پورا ہفتہ وار اخبار میں چھاپ نہیں سکتے مگر اس پاک بندے کے پورے الفاظ جہانتک محفوظ ہو سکیں غنیمت ہے جو نور وہدایت کہ آپکی مکمل کلام سے حاصل ہو سکتی ہے ایک معمولی ڈکشنری سے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی چونکہ ان خدا کے پاک بندوں کا کام نور وہدایت پھیلانا ہوتا ہے اور نہ ڈکشنریاں بنانا۔ اس لئے اختصاری ڈکشنری وہ کام نہیں دیسکتی اور نہ اُس سے وہ فائدہ حاصل ہوسکتا ہے جو ان بزرگوں کا حاصل مقصد اور مدعا ہوتا ہے۔ آپ چونکہ بارہا اس چشمہ نور سے سیراب ہوچکے ہیں اور نیز ہر وقت وہر لحظہ اسکو نئے سے نئے نکات معرفت کے حاصل ہوجاتے ہیں شاید اس ضرورت کو محسوس نکرتے ہوں مگر ہماری دگرگوں صورت ہے ہم لوگ تو ایک ایک ذرہ کے لئے محتاج ہدایت ہیں۔ اول تو یہ کہ دُور افتادہ ہیں کبھی اتفاقاً زیارت نصیب ہوئی تو وہ بھی چند ساعت کیلئے۔ پھر وہی مجبوری ومعذوری۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں حضرت اقدس کا فیض صحبت چند منٹوں کا میسر ہوتا ہے اُن چند منٹوں میں آپ غور فرمادیں کہ ہم کسقدر ذخیرہ حاصل کرسکتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اسلام کا اصول حاصل کرنیکے لئے ایک منٹ بھی کافی ہے یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں تمام اصول کا خاتمہ ہے اور اسی کنجی سے انسان مومن ہو سکتا ہے مگر اسی کلمہ پاک کی تشریح کرنیکے لئے وقتاً فوقتاً بزرگان دین آئے اور اسی کلمہ طیبہ کو مختلف رنگوں میں ہم جیسے گنہگاروں کو سمجھاتے رہے اور وہ تشریح ختم نہوئی کیونکہ اصلی غرض عمل سے ہے اور عمل جبتک کہ عامل کامل جو کہ خود ہدایت یافتہ ہو پوری تفصیل سے نہ سمجھائے اور اسکے عمل کا پورا طریق نہ بتلائے اور اپنے خدام کا نہ صرف بالاجمال بلکہ بالتفصیل ہادی نہ بنے تو متبعین راہ مرشد وہدایت پورا پورا حاصل نہیں کرسکتے۔ الحمدللہ کہ آپ لوگ پورا فیض حاصل کر چکے ہیں اور ماشاء اللہ اب قریباً سیراب ہورہے ہیں مگر اب ہم تشنہ لب ہیں۔ بصد التماس ہے کہ خدا کے واسطے ہمیں بھی محروم نہ رکھو اور ہمیں بھی اس نور وہدایت کے چشمہ سے سیراب کرو۔ خدا آپ کو جزاء خیر دیگا۔ اگر اس عاجز کی درخواست منظور وقبول ہو تو باعث مشکوری ہے سو الا رضینا بقضاءٖ +

والسلام۔ خاکسار دور افتادہ عاجز گنہگار محمد فیروز الدین احمدی لاہور

اس خط میں میاں صاحب موصوف نے جو اشارہ فرمایا ہے کہ نوٹ صرف ڈکشنری کے رنگ میں نہ ہوں۔ بلکہ مفصل ہوں اس لئے جواب میں گذارش ہے کہ مفصل تفسیر کی گنجایش ان اوراق میں نہیں ہوسکتی۔ ہاں پہلے کی نسبت کسی قدر بسط کو آیندہ مدنظر رکھا جائیگا۔ اور صرف الفاظ کے معانی ہی بیان نہ کئے جائینگے۔ بلکہ کسی قدر تشریح بھی انشاء اللہ ہوگی۔ گو ان معانی کے واسطے جو حضرت خلیفۃ المسیح یا دیگر علماء احمدیہ بیان کرتے حقارتاً ڈکشنری کا لفظ استعمال کرنا میرے نزدیک پسندیدہ نہیں۔ وہ کونسی لغت یا ڈکشنری ہے جو ان نوٹوں کے عوض میں انسان اپنے سامنے رکھ سکے اگر میاں صاحب تلاش کرینگے تو وہ فیروز نہو سکینگے۔ لیکن انکا عشق ہے جو انسے یہ الفاظ کہلواتا ہے۔ اسواسطے وہ معذور ہیں +

پنجاب کا ایک زمیندار

نظم اقبال جو لاہور کے کسی اسلامیہ جلسہ میں پڑھی گئی تھی۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور میں گستاخانہ الفاظ سے پُر تھی۔ اس پر ہمارے دوست اکبر شاہ خاں صاحب نے نصیحتاً کچھ کلمات لکھے تھے جن پر برافروختہ ہو کر ہمعصر زمیندار نے جناب اکبر کو چھوڑ ہمارے سلسلہ کو بھی کوسنا شروع کر دیا۔ ہمیں نہایت افسوس ہے کہ ایک معمولی سی بات کو لوگ بڑھا کر کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ دوسروں کے مذہب پر حملہ کرنے کی طرف جُھک جاتے ہیں اب ہمعصر کے جواب میں ہمارے دوست نے بھی ایک تیز مضمون لکھا ہے۔ اور ہمعصر کو سبق دیا ہے کہ جو رویہ انہوں نے اقبال کی تائید میں اختیار کیا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے (ایڈیٹر)

پنجاب کا ایک زمیندار

جب اپنے عنفوان شباب کے بعض ایام علیگڈھ کالج کے اٹیما سفیر میں گزار کر اور جنوبی ہند کی ناہروے انفرا آب دہوا میں بھی چند روزوں اپنا رنگ نکھار کر اور اہل زبان لوگوں کو بھی کبھی کبھی جھونکار کر پنجاب میں آیا تو کلیلہ دمنہ والے ذوالقرنین (دو سینگوں والے) کی مانند اپنا رعب جمایا۔ اقبال جنکی کوئی ایک نظم بھی آج تک میری نظر سے ایسی نہیں گزری جو بے معنی اشعار اور مہملات سے پاک ہو اور جنکی شاعری کی شہرت سے باولے گاؤں کے اونٹ اور اندھوں کے کانے راجا کا مطلب خوب سمجھ میں آجاتا ہے اس زمیندار کے عزیز دوست ہیں۔ آجکل جبکہ بداعمالیوں اور بد اعتقادیوں کی وبا نے نام کے مسلمانوں کے روحانی اور اخلاقی قویٰ کو بالکل ماؤف کر دیا ہے اور ہر بے پروا مزاج دین عزیز اور شریعت غرا کا تمسخر اُڑانے پر آمادہ ہے۔ زمیندار جی کے عزیز دوست نے جیسا کہ ان کی ماضی سے اس مستقبل کی توقع کی جا سکتی تھی دوسروں سے بڑھ کر ہاتھ مارا اور خدا و رسول کے نام کی عزت نہ کرنے اور غیرت نہ رکھنے والوں نے خوب خوب سراہا۔ یعنی خداوند تعالےٰ جل جلالہ عم نوالہ کی اعلیٰ وارفع شان میں بیہودہ سرائی (شکوہ) کو ایک مذہبی جلسہ میں سُنایا تو نادانوں نے موسےٰ علیہ السلام والے چرواہے (دید موسیٰ یک شبانے را براہ) کی پیاری باتوں سے مشابہ قرار دیا۔ ع

برعکس نہاد نام زنگی کافور

کہاں وہ عشق الٰہی میں غرق چرواہا۔ کہاں شہرت طلب آفرین خواہ متشاعر۔ کہاں گنگو انیلی اور کہاں راجہ بھوج۔ خاصان خدا اور عاشقان ذات کبریا کی راز و نیاز کی باتوں کی ایک خشک مادی انسان ہو بہو نقل اُتارتا تب بھی موردِ الزام تھا چہ جائیکہ پھکڑبازی اور ناقابل عفو گستاخی کو تصوف اور شاعری کے جھوٹے بہانے کے گھونگٹ میں چھپا کر شاعروں اور صوفیوں کو بدنام کیا جائے۔ میں کہ عرصۂ بعید و مدت مدید سے شاعری اور مضمون نگاری کو قریباً چھوڑے ہوئے ہوں اور عام اخباروں اور اخبارچیوں کی طرف نظرِ التفات کی وسعت نہیں رکھتا۔ اقبال کی نظم شکوہ سے بھی بے خبر تھا۔ ایک معزز نوازش فرمانے مخزن کا وہ پرچہ جس میں یہ نظم تھی مجھ کو دیکر اس نظم کو خاص طور پر پڑھنے کی فرمایش کی۔ میں نے بذریعہ بدر اپنے دلی رنج کا اظہار کیا۔ اس پر زمیندار جی اس زور سے ڈکرائے کہ میرے بعض دوست زمیندار جی کی کرامات یعنی ۲۴- اگست کی اشاعت لئے ہوئے میرے پاس آئے ✣

میرا خیال تھا کہ وہ جو شاید کسی جائز سبب سے اپنے نام کے ساتھ **خان** کا معزز خطاب بھی ضرور لکھتا ہے اور جو پنجابی اخبار نویسوں میں دوسروں سے بہتر اُردو گو نتھ گانتھ لیتا ہے اور اسلامی طرزِ ادا سے بھی قدرے آشنا معلوم ہوتا ہے۔ یکا یک کوئی چھچھورپن کی حرکت ظاہر نہیں کر سکتا۔ لیکن معلوم ہوا کہ۔ ع

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم ✣

شکوہ کی جائز شکایت پر زمیندار جی نے جو کچھ زہر اُگلا ہے اُس سے اُن کی قابلیت کا صحیح اندازہ ہو سکا بزرگوں کا نہایت مشہور مقولہ ہے کہ دنیا میں دوستی کے لئے ایسے شخص کو انتخاب کرو جس میں شکر گذاری اور محسن کے احسان ماننے کا مادہ زیادہ ہو۔ اور اُسکے لئے معیار انہوں نے یہ قرار دیا ہے کہ وہ ایسا شخص ہو جو اپنے ماں باپ کا حد سے زیادہ فرمانبردار اور اُن کو خوش رکھنے والا ہو۔ کیونکہ بظاہر دُنیا میں ماں باپ سے زیادہ محسن اور کوئی نظر نہیں آتا۔ پس جو کوئی اتنے بڑے احسان کرنے والوں کے احسان کا سپاس گذار اور منت پذیر نہ ہوگا وہ کسی دوست کا احسان کیا مانے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جو خدا تعالےٰ جیسے محسن حقیقی (جسکے احسانات میں ہمارا ہر ذرہ ہر سکنڈ دبا ہوا ہے) کا شکر ادا کرنے کی بجائے اُلٹا شکوہ کرے اور نہایت گستاخانہ طرز پر کرے اُسکے حامیتی کو ہم کیا سمجھیں۔ میں نے زمیندار جی کے مضمون کو ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھا اور خوب غور سے پڑھا (گو اسوقت میرے سامنے نہیں) لیکن اس میں مجھکو سوائے گالیوں کے کوئی معقول علمی بات نظر نہ آئی۔ کہیں بلاوجہ ہمارے پیشواؤں کے مُنہ آتے ہیں۔ کبھی خواجہ صاحب کا ذکر کرتے ہیں کہیں بیچارے قاضی اکمل اور بدر کو بے نقط سُناتے ہیں۔ اب میں زمیندار جی کو سمجھاتا ہوں انکو چاہیئے کہ خوب کان کھولکر سُن لیں کہ اونٹ پہاڑ کے نیچے سے نکالدیا جائے گا اور یاد رکھیں کہ بیل کی دُم پکڑنے والے ہاتھ میں جو قلم ہوتا ہے وہ اُس آہنی قلم کے برابر طاقتور نہیں ہوا کرتا جو تلوار والے ہاتھ میں ہے۔ گالم گلوچ اور محض لفاظی کو بالائے طاق رکھو اور ہوش میں ہو کر عقل کے ناخن لو اور کوئی معقول بات پیش کرو۔ اعتراض یہ ہے کہ انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں اس نظم کا پڑھا جانا نہایت ہی نامناسب امر تھا۔ اقبال شاعر ہے یا نہیں ؟ یہ بھی ایک تحقیق طلب امر ہے میں جہاںتک واقف ہوں۔ شاعری دنیا کے کسی قابل تذکرہ اور صاحب الرائے شخص نے اقبال کو اُردو زبان کا شاعر تسلیم نہیں کیا۔ باقی پنجاب کے ظفر علیخاں بی۔اے علیگ جیسوں کے شاعر کہدینے سے کوئی شاعر نہیں ہو سکتا۔ اگر زمیندار جی اقبال کو رضامند کریں تو خود اُنہی کی خدمت میں اُن کے اکثر اشعار پیش کئے جائیں کہ وہ اُن کا مطلب تفصیلی طور پر سمجھائیں ✣

انشاء اللہ تعالےٰ آیندہ زمیندار جی کا رنگ ڈھنگ دیکھ کر اُن سے اور بھی باتیں کیجائینگی۔ یار زندہ صحبت باقی۔ اسوقت اتنی شکایت کئے بدوں نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے نفس مضمون کو چھوڑ کر فضول اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارے۔ مزا تب ہے کہ وہ میرے اعتراض کو بدلائل رفع کریں نہ بدشنام۔ ذرا گریبان میں مُنہ

ڈاکٹر فرمائیں کہ میری جن باتوں کو ا - ب - ج وغیرہ کے ذریعہ نقل فرمایا ہے کیا ان میں سے کسی کا جواب بھی دیا ہے؟ آپ کا وجدان آپ کے حریف کے لئے حجت نہیں۔ اس کو اپنی ہی بغل میں تہ کر کے رکھیں اپنی بلی کا نام بیوی ہر شخص رکھ سکتا ہے۔ اور اپنے مُنہ سے میاں مٹھو ہر شخص بن سکتا ہے۔ مجھ کو ہنسی آتی ہے کہ زمیندار جی لکھتے ہیں کہ "حبیب خدا کے ایک جگر برشتہ غلام نے جو خدا کو طعنے دیئے ہیں اُن کا لذت شناس وہ ہو سکتا ہے جو با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار کا چاشنی چش ہو۔" گویا آج تیرہ سو برس کے بعد حبیبؐ خدا تعالیٰ کا ایک جگر برشتہ غلام اقبال پیدا ہوا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو گالیاں دیتا ہے۔ منصور بیچارے نے انا الحق کہکر سولی پائی۔ ظاہر ہے کہ جس ذات بے ہمتا کی نسبت اُس نے خود اپنی طرف کی تھی اس کو بہتر و اعلےٰ سمجھتا تھا غلطی تھی تو یہ تھی کہ اپنے آپ کو اتنا اعلیٰ و ارفع کیوں قرار دیا؟ اور باوجود از خود رفتگی۔ حالتِ ربودگی۔ اور رضا رحال ہونے کی معذوری کے شریعت اسلام کی سیاست سے بچ نہ سکا اور سینکڑوں برس کے طویل زمانہ میں تنہا انگشت نما ہو کر رہا۔ آج پنجاب کا ایک دنیادار اور ایم۔ اے اور ڈاکٹر وغیرہ اقبال خدا تعالےٰ کو اپنی ذات کی برابر نہیں بلکہ اپنی ذات سے ذلیل ٹھیرا کر اُس کو موردِ طعن و تشنیع ٹھیراتا ہے اور حمایت اسلام کے جلسہ میں سناتا ہے۔ نام کے مسلمان وجد کرتے اور سر دُھنتے ہیں لعنت ہے اِس غیرتِ اسلامی پر اور تف ہے ایسی سخن شناسی پر۔ ایسے گندے اور الحاد آفرین لٹریچر کی حمایت اور اشاعت بہر نہج قابلِ نفریں اور موجبِ ملامت ہے +

تاریخ اسلام میں اس اقبال کے شکوہ کی کوئی نظیر نہیں آتی۔ پھر اگر کسی صوفی سے حالتِ جذب میں کوئی لفظ یا فقرہ نِکل بھی گیا تو مسلمانوں نے یا اُس کی مخالفت کی یا اُس کو مجبور و معذور سمجھکر اُسکے حال پر چھوڑ دیا۔ اُس کی اقتدا نہیں کی۔ اقبال نہ صاحبِ حال ہے نہ بعض متقدمین صوفیاء کی نیاز کی باتوں کی حد کے اندر رہا ہے پھر انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں اُسکے منہ سے ایسے ناروا اور ناشایستہ کلام کو سُنکر بعض نام کے مسلمانوں پر وجد کی حالت کا طاری ہو جانا خود اِس بات کی دلیل ہے کہ عام طور پر نام کے مسلمانوں کی اسلامی فطرتیں مسخ ہو چکی ہیں اور یہ بھی دلیل ہے اِس بات کی کہ ان لوگوں کی حالت اب اِس قابل بھی نہیں رہی کہ انکو مسلمان کہا جائے۔ فتدبروا! ہم لوگ تم کو کافر سمجھتے ہیں یا مسلمان۔ اس مسئلہ کے زبردستی درمیان میں لانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ سمجھ لیا ہوتا کہ تم کو بطور فرض مسلمان سمجھکر ہی اعتراض کیا گیا ہے۔ یا اگر کوئی غیر احمدی یہ اعتراض کرتا تب تم اُسکو کیا جواب دیتے +

افسوس زمیندار جی خدا تعالےٰ کو گالیاں سُنکر تو تم ناراض نہ ہوئے لیکن خدا تعالےٰ کی شان میں علانیہ مجمع عام میں گالیاں سُنانے والے کی تردیدِ کلام کو برداشت نہ کر سکے۔ گویا تمہارے نزدیک اقبال خدا تعالےٰ سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اور یہ شرک ہے۔ ہاں سچ ہے لکم دینکم ولی دین (تمہارے لئے تمہارے اعمال کی جزا۔ اور ہم کو ہماری جزا) +

والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ

راقم

اکبر نجیب آبادی

انجمن احمدیہ شملہ کا سالانہ جلسہ

کی رپورٹ جو وہاں کے معتمد سکرٹری نے ہم کو بھیجی ہے۔ درج ذیل ہے۔ ایسے جلسے اگرچہ ان میں خرچ جماعت کو اُٹھانا پڑتا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں! اُن سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے اور ایک خاص تبلیغ کا ذریعہ بنجاتے ہیں جہاں کہیں ممکن ہو ضرور یہ سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے ان سے سلسلہ حقہ کی زندگی کا ایک احساس غیروں میں بھی ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ ناظمین جلسہ کا پہلے سے یہ منشا نہ ہو کہ سلسلہ کا بالوضاحت تذکرہ کیا جائے مگر حضرت مولوی غلام رسول صاحب کی جرأت قابلِ تعریف ہے کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے دلائل کو اِس جلسہ میں واضح کر دیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزاء خیر دے +

یہ ضروری نہیں کہ سب لیکچرار ایک ہی طرز کو اختیار کریں۔ ہم سب ایک دوسرے کے اعضا ہیں۔ مختلف پیراؤں میں اپنے اپنے مذاق کے مطابق سب کو اشاعت حق میں حصہ لینے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ انما الاعمال بالنیات۔

(ایڈیٹر)

یہ جلسہ ۲۶ و ۲۷۔ اگست ۱۹۱۱ء کو ٹون ہال میں ہوا اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ ربہ نے خواجہ کمال الدین صاحب کے علاوہ حضرت میاں صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو منتخب کیا تھا۔ مگر حضرت میاں صاحب علالت طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے مولوی صدر الدین صاحب کو لیکچروں کے واسطے انکی جگہ بھیجا گیا۔ مولوی محمد علی صاحب کسی اور کام پر ان کے ہمراہ تشریف لائے تھے۔ چنانچہ انجمن ہذا کی استدعا پر انہوں نے بھی ایک لیکچر دینا منظور فرمایا۔ اِن بزرگوں نے مفصلہ ذیل پانچ مضامین پر لیکچر دیئے۔ یعنے خواجہ صاحب نے دو لیکچر دیئے۔ اور باقی سب نے ایک ایک +

(۱) شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انبیاء ہندوستان و دیگر ممالک +

(۲) الہام اور وحی الٰہی +

(۳) اسلام کی خوبیوں کا ایک مختصر ورق +

(۴) فضیلت قرآن +

(۵) دین الٰہی اور اُسکے حصول کا طریق +

ہر لیکچر کے واسطے دو دو گھنٹہ کا وقت مقرر تھا۔ خواجہ صاحب کی استدعا پر فیصلہ ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب اپنی تقریریں ایک ایک گھنٹہ میں ختم کر دیں اور اس طرح ان کو ایک لیکچر کا اور موقعہ دینگے۔ مگر مولوی غلام رسول صاحب وقت معینہ میں اپنی تقریر ختم نہ کر سکے۔ انکو اجازت دیگئی کہ پورا وقت لے لیں چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کو بھی پورا دو گھنٹہ کا وقت دیا گیا +

پبلک خواجہ صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب کے لیکچر پیشتر سُن چکی تھی۔ ان کے واسطے مولوی محمد علی صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب نئے سپیکر تھے۔ مگر وہ حضرت میاں صاحب کا وعظ سننے کے لئے خاص طور پر مشتاق تھے چنانچہ اکثروں نے مایوسی ظاہر کی کہ وہ تشریف نہ لائینگے + مضامین نہایت اعلےٰ تھے اور لیکچراروں نے بڑی قابلیت

ڈاکٹر فرمائیں کہ میری جن باتوں کو ا - ب - ج وغیرہ کے ذریعہ نقل فرمایا ہے کیا ان میں سے کسی کا جواب بھی دیا ہے ؟ آپ کا وجدان آپ کے حریف کے لئے حجت نہیں - اس کو اپنی ہی بغل میں نہ کرکے رکھیں اپنی بلی کا نام بیوی ہر شخص رکھ سکتا ہے اور اپنے منہ سے میاں مٹھو ہر شخص بن سکتا ہے - مجھ کو ہنسی آتی ہے کہ زمیندار جی لکھتے ہیں کہ "حبیب خدا کے ایک جگر رشتہ غلام نے جو خدا کو طعنے دیئے ہیں اُن کا لذت شناس وہ ہوسکتا ہے جو با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار کا چاشنی چش ہو" گویا آج تیرہ سو برس کے بعد حبیبؐ خدا تعالیٰ کا ایک جگر رشتہ غلام اقبال پیدا ہوا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو گالیاں دیتا ہے - منصور بیچارے نے انا الحق کہکر سولی ... ا ہے کہ جس ذات بے ہمتا کی نسبت اُس نے ... طرف کی تھی اس کو بہتر و اعلے سمجھتا تھا غلطی تھی تو یہ تھی کہ اپنے آپ کو اتنا اعلیٰ و ارفع کیوں قرار دیا ؟ اور باوجود از خود رفتگی - حالتِ ربودگی - اور صاحب حال ہونے کی معذوری کے شریعت اسلام کی سیاست سے بچ نہ سکا اور سینکڑوں برس کے طویل زمانہ میں تنہا انگشت نما ہو کر رہا - آج پنجاب کا ایک دنیادار اور ایم - اے اور ڈاکٹر وغیرہ اقبال خدا تعالےٰ کو اپنی ذات کی برابر نہیں بلکہ اپنی ذات سے ذلیل ٹھیرا کر اُس کو موردِ طعن و تشنیع ٹھیراتا ہے اور حمایت اسلام کے جلسہ میں سناتا ہے - نام کے مسلمان وجد کرتے اور سر دُھنتے ہیں لعنت ہے اِس غیرتِ اسلامی پر اور زودت ہے ایسی سخن شناسی پر - ایسے گندے اور الحاد آفرین لٹریچر کی حمایت اور اشاعت بہر نہج قابلِ نفرین اور موجبِ ملامت ہے +

تاریخ اسلام میں اس اقبال کے شکوہ کی کوئی نظیر نہیں آتی - پھر اگر کسی صوفی سے حالتِ جذب میں کوئی لفظ یا فقرہ نکل بھی گیا تو مسلمانوں نے یا اُس کی مخالفت کی یا اُس کو مجبور و معذور سمجھکر اُسکے حال پر چھوڑ دیا - اُس کی اقتدا نہیں کی - اقبال نہ صاحب حال ہے نہ بعض متقدمین صوفیاء کی نیاز کی باتوں کی حد کے اندر رہا ہے پھر انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں اُسکے منہ سے ایسے ناروا اور ناشایستہ کلام کو سُنکر بعض نام کے مسلمانوں پر وجد کی حالت کا طاری ہو جانا خود اِس بات کی دلیل ہے کہ عام طور پر نام کے مسلمانوں کی اسلامی فطرتیں مسخ ہو چکی ہیں اور یہ بھی دلیل ہے اِس بات کی کہ ان لوگوں کی حالت اب اِس قابل بھی نہیں رہی کہ انکو مسلمان کہا جائے - فتدبروا! ہم لوگ تم کو کافر سمجھتے ہیں یا مسلمان - اس مسئلہ کے زیر بحث درمیان میں لانے کی ضرورت ہی کیا تھی - سمجھ لیا ہوتا کہ تم کو بطور فرض مسلمان سمجھکر ہی اعتراض کیا گیا ہے - یا اگر کوئی غیر احمدی یہ اعتراض کرتا تب تم اُسکو کیا جواب دیتے +

افسوس زمیندار جی خدا تعالےٰ کو گالیاں سُنکر تو تم ناراض نہ ہوئے لیکن خدا تعالےٰ کی شان میں علانیہ مجمع عام میں گالیاں سُنانے والے کی تردیدِ کلام کو برداشت نہ کرسکے - گویا تمہارے نزدیک اقبال خدا تعالےٰ سے بھی زیادہ عزیز ہے - اور یہ شرک ہے - ہاں سچ ہے لکم دینکم ولی دین (تمہارے لئے تمہارے اعمال کی جزا - ور ہم کو ہماری جزا) +

والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

راقم

اکبر نجیب آبادی

انجمن احمدیہ شملہ کا سالانہ جلسہ

کی رپورٹ جو وہاں کے مستعد سکرٹری نے ہم کو بھیجی ہے - درج ذیل ہے - ایسے جلسے اگرچہ ان میں خرچ جماعت کو اُٹھانا پڑتا ہے - مگر اس میں شک نہیں ! اُن سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے اور ایک خاص تبلیغ کا ذریعہ بنجاتے ہیں جہاں کہیں ممکن ہو ضرور یہ سلسلہ جاری رکھنا چاہئے ان سے سلسلہ حقہ کی زندگی کا ایک احساس غیروں میں بھی ہو جاتا ہے - ممکن ہے کہ ناظمین جلسہ کا پہلے سے یہ منشاء نہ ہو کہ سلسلہ کا بالوضاحت تذکرہ کیا جائے مگر حضرت مولوی غلام رسول صاحب کی جرأت قابلِ تعریف ہے کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے دلائل کو اس جلسہ میں واضح کردیا - اللہ تعالےٰ انہیں جزاء خیر دے +

یہ ضروری نہیں کہ سب لیکچرار ایک ہی طرز کو اختیار کریں - ہم سب ایک دوسرے کے اعضاء ہیں - مختلف پیرایوں میں اپنے اپنے مذاق کے مطابق سب کو اشاعت حق میں حصہ لینے کا موقعہ ملنا چاہیئے - انما الاعمال بالنیات -

(ایڈیٹر)

یہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ - اگست ۱۹۱۱ء کو ٹون ہال میں ہوا اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ نے خواجہ کمال الدین صاحب کے علاوہ حضرت میاں صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکے کو منتخب کیا تھا - مگر حضرت میاں صاحب علالت طبع کے باعث تشریف نہ لاسکے - اس لئے مولوی صدرالدین صاحب کو لیکچروں کے واسطے انکی جگہ بھیجا گیا - مولوی محمد علی صاحب کسی اور کام پر ان کے ہمراہ تشریف لائے تھے - چنانچہ انجمن ہذا کی استدعا پر انہوں نے بھی ایک لیکچر دینا منظور فرمایا - ان بزرگوں نے مفصلہ ذیل پانچ مضامین پر لیکچر دیئے - یعنی خواجہ صاحب نے دو لیکچر دیئے - اور باقی سب نے ایک ایک +

(۱) شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انبیاء ہندوستان و دیگر ممالک +

(۲) الہام اور وحی الٰہی +

(۳) اسلام کی خوبیوں کا ایک مختصر ورق +

(۴) فضیلت قرآن +

(۵) دین الٰہی اور اُسکے حصول کا طریق +

ہر لیکچر کے واسطے دو دو گھنٹہ کا وقت مقرر تھا - خواجہ صاحب کی استدعا پر فیصلہ ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب اپنی تقریر ایک ایک گھنٹہ میں ختم کردیں اور اس طرح ان کو ایک لیکچر کا اور موقعہ دینگے - مگر مولوی غلام رسول صاحب وقت معین میں اپنی تقریر ختم نہ کرسکے - انکو اجازت دیگئی کہ پورا انتظام ... چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کو بھی پورا دو گھنٹہ کا وقت دیا گیا +

پبلک خواجہ صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب کے لیکچر پیشتر سُن چکی تھی - ان کے واسطے مولوی محمد علی صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب نئے سپیکر تھے - ... حضرت میاں صاحب کا وعظ سننے کے لئے خاص طور پر مشتاق تھے چنانچہ اکثروں نے مایوسی ظاہر کی کہ وہ تشریف نہ لائینگے + مضامین نہایت اعلےٰ تھے اور لیکچراروں نے بڑی قابلیت